لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اللہ ﷻ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان

جمالِ مصطفیٰ ﷺ

مؤلفین

ابوعلی محمد اسلم گِل

ابوطارق محمد رفیق احمد میمن

بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ ..... کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ..... صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ ﷻ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان

مؤلفین

ابو علی محمد اسلم گل

ابو طارق محمد رفیق احمد میمن

ناشر: المدینہ انٹرپرائزز

اسلام آباد ، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ
لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا

(الاحزاب:۲۱)

﴿ترجمہ﴾

البتہ تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) میں بہترین نمونہ ہے
جو اللہ اور قیامت کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

﴿ترجمہ﴾

اے اللہ اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ
کی آل پر، جیسا کہ تُو اُن کے لئے پسند فرمائے اور جس سے تُو خوش ہو۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

﴿ترجمہ﴾

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں جو تیری شایانِ شان ہیں

پس تو مُحمّد ﷺ پر دُرود و سلام بھیج جو تیری شایانِ شان ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تُو ہی اِس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تُو ہی مغفرت کرنے والا ہے

رُخِ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دُکانِ آئینہ ساز میں

نام کتاب: جمالِ مصطفیٰ ﷺ
مؤلفین: محمد اسلم گل ، محمد رفیق احمد میمن
ناشر: المدینہ انٹرپرائز، اسلام آباد، پاکستان
پروف ریڈنگ: حافظ محمد علی
ایڈیشن: اوّل
تاریخ طباعت: ۲۷رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ
تعداد: پانچ ہزار

ناشر: المدینہ انٹرپرائزز
اسلام آباد، پاکستان
فون: +92 333 5211411

فہرست ﷺ

❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مؤلف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل واکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب، سیّد الاولین والآخرین، خاتم الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو ساری مخلوقات میں سے افضل ترین بنایا۔ آپ ﷺ کی افضلیت پر جبرئیل علیہ السلام نے بھی گواہی دی ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا!

''میں نے مشرق اور مغرب کی سیر کی، لیکن میں نے کسی مرد کو حضرت محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا اور کسی گھرانہ کو بنی ہاشم کے گھرانہ سے افضل نہیں پایا''۔

بلا شک وشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ایسا حسن وجمال عطا کیا، جیسا خود اللہ پاک کو پسند تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص حضور اقدس ﷺ کے جمالاتِ ظاہری اور کمالاتِ باطنی کو کماحقہٗ بیان نہیں کرسکتا ہے، آپ ﷺ کی توصیف کا حق صرف ذاتِ باری ہی ادا کرسکتی ہے۔ آپ ﷺ کا سیرت نگار آخرکار اس بات پر آکر اختتام کرتا ہے:

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الحمدللہ! زیرِ نظر کتاب ''جمالِ مصطفٰے ﷺ'' میں سیّدالاولین والآخرین، خاتم النبیین، امام الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے حلیہ مبارک کی عکاسی کی گئی ہے۔ ہر عاشق رسول ﷺ پر فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ عقیدت و نیازمندی کے گن گائے اور لوگوں کو بتائے کہ میرے آقا ﷺ ایسے تھے۔ اس سلسلہ میں لاتعداد سیرت نگار آپ ﷺ کی صورت و سیرت پر اپنے اپنے رنگ میں حقِ عقیدت اور اپنے جذبات کی ترجمانی کرتے آئے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

یہ حقیقت ہے کہ محبت کرنے والا تو محبوب کی اداؤں پر مرمٹتا ہے۔ عاشق کو معشوق کی اداؤں سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوتی۔ نامراد عاشق جب وصال سے محروم ہوتا ہے تو محبوب کے گھربار اور اُس سے متعلقہ چیزوں کو یاد کرکے اپنے کو تسلی دیا کرتا ہے اور عادات و حالات ہی سے دل بہلایا کرتا ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ کی محبت جس کو نصیب ہوئی، وہ دنیا کی فانی محبتوں سے نجات پاگیا۔ آپ ﷺ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی اتباع کی جائے، آپ ﷺ کے مبارک طریقوں کو اپنے اندر پیدا کیا جائے اور سارے عالم میں اِن کو زندہ کرنے کی سعی کی جائے تاکہ ساری انسانیت آپ ﷺ کے رنگ میں رنگی جائے اور آپ ﷺ کے رحمتوں بھرے طریقوں کو اپنا کر دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوجائے۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے امتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا کہ ہمیں ایسا نبی

عطا فرمایا کہ آپ ﷺ کی پاکیزہ شخصیت ہر لحاظ سے کامل واکمل ..... آپ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ غایت درجہ حسین وجمیل..... آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات آج بھی ہر شعبہ زندگی میں ہماری رہنمائی فرما رہی ہے..... آپ ﷺ کی مبارک محنت دلوں کو منور فرما رہی ہے..... کریم ربّ نے کرم فرمایا کہ ختم نبوت کے طفیل آپ ﷺ کی امت کو ''کارِنبوت'' سے نوازا، جس کارِنبوت کی بدولت آپ ﷺ کا ہر جاںنثار صحابیؓ ہدایت کا ستارہ بنا۔

اکبر آلہ آبادیؒ نے کیا خوب فرمایا تھا:

درفشانی نے تری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

الحمدللہ! محض اللہ کریم کے فضل وکرم سے کتاب ہٰذا میں آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ امت مسلمہ آپ ﷺ کے رنگ میں رنگی جائے اور سارے عالم میں آپ ﷺ کے پاکیزہ اور نورانی طریقوں کو زندہ کرنے کی محنت میں لگ جائے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ امت مسلمہ کو اس مادیت اور ظاہر پرستی کے دور میں حضور اقدس ﷺ کی حقیقی محبت نصیب فرمائے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے اور اسے سارے عالم کے ہر کچے پکے گھر تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

حقیر پُرتقصیر: **محمد اسلم بن اللہ دتہ بن فقیر محمد**

موبائل: +92 333 5211411

☆ دُعائیہ کلمات اور اظہارِ مُسرت ☆

حضرت مولانا ظہور احمد علوی دامت برکاتہم

جامعہ مُحمّدیہ

ایف سکس فور ☆ اسلام آباد ☆ پاکستان

❀❀❀❀❀

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ

سیّد الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ومقدسہ تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعلِ راہ، سراپا ہدایت اور سراسر خیر و بھلائی کا ذریعہ ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ ﷺ حبیب ربّ العالمین ہیں۔ آپ ﷺ کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

خالق کائنات نے جس طرح حضور اقدس ﷺ کو پاکیزہ اخلاق کے اعلیٰ اور فائق مرتبہ سے نوازا، اسی طرح آپ ﷺ کو جسمانی اعضاء وجوارح کے اعتبار سے بھی انتہائی اعلیٰ بلند پایہ صفات سے نوازا، جس کا اندازہ حضرت علی اور حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما کی روایتوں سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ پوری کائنات میں ازل تا آخر جمال ظاہری اور کمال باطنی میں آپ ﷺ سے بہتر تو دُور کی بات بعض الوجوہ بھی مثل و مثیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح کمالات نبوت اور حقیقت مُحمّدیہ ﷺ احاطہ علمی سے خارج اور فہم و عقل سے بالاتر ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کا حسن و جمال اور کمال و جمال جسمانی کا واقعی ادراک بھی عقل و بیان سے وراء الوراء ہے۔ الغرض آپ ﷺ کے حسن و جمال کو کماحقہٗ تعبیر کر دینا ناممکن ہے، کیونکہ نور مجسم کی تصویر کشی

احاطہ بیان سے باہر ہے۔آپ ﷺ کا سیرت نگار آخر کار اس بات پر آ کر اختتام کرتا ہے:

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خُدا بزرگ توئی قصہ مختصر

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا پورا حسن و جمال ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ انسان آپ ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب،حضور اقدس ﷺ کو ایسا حسن و جمال عطا فرمایا،جس کو خود ربِّ کائنات نے پسند فرمایا۔آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک،سب سے زیادہ حسین وجمیل اور ایسی خوبصورت شکل وصورت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ جیسا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولادِ آدمؑ میں پیدا ہی نہیں کیا۔آپ ﷺ کی صورت وسیرت کے چند متفرق کمالات حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے گئے ،جبکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام صفات وکمالات آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں جمع فرمائے گئے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی یدِ بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے حضور اقدس ﷺ کے جمال مبارک اور ظاہری کمالات کا جو نقشہ بیان فرمایا ہے،وہ یقیناً قابل تعریف اور امت مسلمہ پر عظیم احسان ہے کہ جس طرح انہوں نے علوم نبوت اور احکام شریعت کی روایات کیں،اسی طرح کمالاتِ ظاہری وجمالِ جسمانی بھی اُمت کے سامنے پیش فرمائے۔یہ اُنہی مقدس نفوس کی جامعیتِ علمی تھی، اب ہر مسلمان کے ذمہ ہے کہ وہ اپنے ہر قول وفعل اور ظاہر وباطن کو آپ ﷺ کی پاکیزہ صورت و سیرت کے آئینے میں سنوارے۔یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کا ہر ہر لمحہ ہمارے پاس موجود اور محفوظ ہے۔

الحمدللہ! زیرِنظر کتاب "جمالِ مصطفیٰ ﷺ" میں حضور اکرم ﷺ کے حسن وجمال کی بڑی محنت اور دل سوزی سے بہترین عکاسی کی گئی ہے، جو برادرِ محترم جناب میجر محمد اسلم گل صاحب (حفظہ اللہ ورعاہ) کی مبارک ومسعود کاوش ہے۔ یہ کتاب میرے نزدیک آپ ﷺ کے حلیہ مبارک پر مشتمل احادیث مبارکہ کا ایک بہترین مجموعہ ہے، جو ہر خاص وعام کے لئے یکساں مفید ہے۔اس کتاب کا خاص امتیاز یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاکیزہ حلیہ مبارک سے متعلق الگ الگ عنوانات قائم کئے گئے ہیں، جس سے پہلی ہی نگاہ میں ان احادیث مبارکہ کا خلاصہ معلوم ہو جاتا ہے، جو عنوان کے تحت ذکر کی گئی ہیں، جو مطالعہ کرنے والوں کو عملی زندگی بنانے کے لئے نسخہ کیمیا سے کم نہیں ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ محض اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو رہتی دُنیا تک کیلئے قبول فرمائے اور ہر پڑھنے والے کو حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور مؤلف کو اپنے شایانِ شان بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، اِن انوارِ نبوت کا عکس نصیب فرمائے اور دیگر دینی خدمات کے لئے تا حیات قبول فرمائے نیز ظاہری وباطنی اور دنیوی و اُخروی خیر وبرکات عطا فرمائے۔

آمین یاربّ العٰلمین

دُعا گو

(مولانا) ظہور احمد علوی

رئیس الجامعہ: جامعہ محمدیہ، اسلام آباد، پاکستان

فون: 2275527 51 92+

تاثرات

جناب مولانا محمد احمد زبیرؔی صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

اسلام آباد، پاکستان

❁ صاحبزادہ عبدالستار زبیرؔی صاحب، (ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر) ❁

❁❁❁❁❁

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، دُرود و سلام ہو سیّدالانبیاء والمرسلین، خاتم النّبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ پر، اُن کی آل واولاد پر اوراُن کے پاک اصحابؓ پر۔

الحمدللہ! سیرتِ طیبہ ایک ایسا پاکیزہ موضوع ہے، جس پر اظہارِ خیال کیلئے دشتِ صفحات پر روشنائی سمندر بھی ناکافی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے جس بندے پر اپنے فضل وکرم کا خاص دروازہ کھولنا چاہتا ہے، اُسے تعریفِ مصطفےٰ ﷺ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔سیّدالانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس قدرت کا عظیم شاہکار ہیں۔آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے سوا تاریخِ عالم کسی ایسی شخصیت کا نام پیش نہیں کرسکتی، جس کی حیات کا ایک ایک لمحہ اور زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ تاریخ نے بصد احترام وعقیدت اپنے سینے میں محفوظ کیا ہو۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی وہ مبارک ہستی ہیں، جو ساری انسانیت کے لئے رہبر اور رہنما بن کر مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ کی پاکیزہ اور مبارک زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب، حضور اقدس ﷺ کو ایسا حسن و جمال عطا فرمایا، جس کو خود ربِّ کائنات نے پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک، سب سے زیادہ حسین وجمیل اور ایسی خوبصورت شکل وصورت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ جیسا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولادِ آدمؑ میں پیدا ہی نہیں کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی صورت نرالی، آپ ﷺ کی سیرت نرالی، آپ ﷺ کے اخلاق نرالے، آپ ﷺ کے کردار نرالے، آپ ﷺ کا ہر ہر تیور نرالہ، آپ ﷺ کا اعضاء وجوارح کا ہر ہر عضو نرالہ ..... غرضیکہ آپ ﷺ کی ہر ہر ادا نرالی۔ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں شاعر رسول ﷺ حضرت سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

﴿ترجمہ﴾

میری آنکھوں نے کبھی آپ ﷺ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا
عورتوں نے آپ ﷺ سے زیادہ کوئی صاحبِ جمال نہیں جنا
آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا
جیسے آپ ﷺ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہیں

دشمنانِ اسلام کی ہر ممکن کوشش رہی ہے کہ اہلِ اسلام کے قلوب سے حبِّ رسول ﷺ کے جذبے کو کمزور کردیا جائے۔ ان ناپاک سازشوں سے عہدہ برآء ہونے کا موثر اور دیرپا

طریقہ یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے شمائل وخصائل اور پیغام سیرت کو زیادہ سے زیادہ اور ہر سطح پر عام کیا جائے۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کو بار بار بیان کیا جائے اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی تفصیلات کو زیادہ سے زیادہ انسانوں تک پہنچایا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ محترم جناب میجر محمد اسلم گل صاحب کو اپنے شایانِ شان بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے اِس پاکیزہ موضوع پر قلم اُٹھایا اور زیرِ نظر کتاب ''جمالِ مصطفٰی ﷺ'' مرتب کی، جس میں آپ ﷺ کے حسن وجمال اور حلیہ مبارک کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔

عصرِ حاضر میں عالمِ اسلام کو جن چیلنجوں کا سامنا ہے اِن میں جوش نہیں، ہوش کی ضرورت ہے..... امت مسلمہ کو پیغمبرِ اسلام، حضور اقدس ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی روشنی میں سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر مستحکم بنانا ہوگا۔ اِس کا واحد حل یہی ہے کہ ہمیں خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی کامل اتباع کرنا ہوگی، یہی دُنیا اور آخرت کی کامیابی کا واحد راستہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ساری انسانیت کے لئے نافع بنائے۔

آمین یا ربّ العالمین

طالب شفاعتِ محمدی ﷺ

محمد احمد زبیری

اسسٹنٹ پروفیسر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

اسلام آباد، پاکستان

تاثرات

جناب محمد رفیق احمد میمن

صدر اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

حیدرآباد، پاکستان

❀❀❀❀❀

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّدالاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ پر، اُن کی آل واولاد پر اور اُن کے پاک صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر، جو کہ ہدایت کے ستارے ہیں۔

اللہ ﷻ نے اپنے محبوب، حضور اقدس ﷺ کو ایسی شکل وصورت اور حسن و جمال عطا فرمایا، جس کو خود ربِّ کائنات نے پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ، اوصاف عالیہ اور حسن وجمال کی پوری عکاسی ممکن نہیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے اشعار میں حضور اقدس ﷺ کے حسن وجمال کو اس طرح بیان فرماتی ہیں، جن کا ترجمہ ہے:

''زلیخا کی سہیلیوں نے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن کو دیکھا تو بجائے سیب کاٹنے کے اپنے ہاتھوں کی اُنگلیاں کاٹ لیں، زلیخا کی سہیلیاں اگر میرے محبوب، حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کی بجائے اپنے دلوں کو کاٹ ڈالتیں''۔

نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں حضرت سیّد نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

الحمدللہ! ایسی ذاتِ اقدس، جو حسن یوسف علیہ السلام، دم عیسیٰ علیہ السلام اور ید بیضاء لئے ہوئے ہو تو اُس کے جمال کا مکمل آئینہ کیسے تیار کیا جا سکتا ہے؟ مگر

"ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے"

شیدائیانِ مصطفٰے ﷺ میں نام آجائے، یہ سوچ کر آپ ﷺ کے حسن و جمال و کمال کی لوگ تصویر کشی کرتے رہتے ہیں اور اسی سلسلہ کی ایک سنہری کڑی زیرِ نظر کتاب "جمالِ مصطفٰے ﷺ" ہے، جسے مؤلف نے بڑی خوش اسلوبی سے ترتیب دیا ہے جو کہ عاشقانِ مصطفٰے ﷺ کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر، مجسم پیکر کے موئے مبارک سے لے کر قدمین شریفین تک، نیز حلیہ مبارکہ کی عمدہ نقشہ کشی کی ہے۔ کتاب مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت جامع اور ہر چھوٹے بڑے کے لئے یکساں مفید ہے۔ نیز آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ سے متعلق مناسب اشعار کتاب کے حسن میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے، مؤلف کو اپنے شایانِ شان بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے لاڈلے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور کامل اتباع نصیب فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین ... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

طالب شفاعت محمدی ﷺ

محمد رفیق احمد میمن

صدر اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

حیدرآباد، پاکستان

❁ حرف اوّل ❁

تصور میں سراپائے حبیبؐ حق بسائیں گے
دل ودیدہ کی محفل اُن کے جلووں سے سجائیں گے

نگاہوں میں جما کر حلیہ فخر بنی آدمؑ
تخیل کے دریچے سے اُنہیں دیکھا کریں گے ہم

نگاہِ نامراد دید کی حسرت نکالیں گے
کسی صورت دلِ مہجور کو اپنے سنبھالیں گے

نہا کر آنسوؤں سے خون دل سے باوضو ہو کر
قلم بہر دُعا ہے سر بسجدہ قبلہ رو ہو کر

تمناؤں کا اک طوفاں اُمڈ آیا ہے سینے میں
مچلتی ہوئے گل رنگ جیسے آبگینے میں

مرے دل کو غم عشق نبیؐ اے میرے باری دے
تڑپ دے سوز دے درد والم دے بیقراری دے

نہ تھمتی چشم نم میری نہ ہوتا اشک کم میرا
اسی شغل مبارک میں نکلتا کاش دم میرا

جہاں روح الامیں ہوں پر سمیٹے ششدر وحیراں
وہاں جرأت کرے کیا ایک بے مایہ حقیر انساں

جمال و حسن کی الفاظ میں تعبیر ناممکن
مجسم نور کی کھینچے کوئی تصویر ناممکن

ولیکن ایک مدت سے تقاضا ہے میرے دل کا
کہ لفظی ترجمہ کر دوں احادیث شمائل کا

تغزل ہو تصنع ہو نہ کچھ رنگیں بیانی ہو
عبارات حدیث پاک کی بس ترجمانی ہو

قبول حق جو ہو جائے یہ کوشش میرے خامے کی
سیاہی ساری ڈھل جائے مرے اعمال نامے کی

یہ نازک اور مشکل کام ہے ہمت نہیں ہوتی
کرے پرواز مرغ فکر کو جرأت نہیں ہوتی

کوئی لغزش نہ ہو جائے الٰہی اس سے ڈرتا ہوں
بھروسے پہ ترے اس کام کا آغاز کرتا ہوں

....

حرفِ اوّل کے اشعار

عاشق رسول ﷺ جناب قاری عبد السلام مضطر صاحب، بنسوری فیض آبادی دامت برکاتہم کی کتاب ''حلیہ نبی اکرم ﷺ'' سے ماخوذ ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان

﴿احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں﴾

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کا اتباع کرنے والے ہیں۔

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے جمال مبارک کو کماحقہٗ تعبیر کردینا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا، ورنہ آدمی آپ ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔ ذیل میں حضور اقدس ﷺ کے حلیہ مبارک کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 1

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ درمیانہ قد تھے، نہ زیادہ طویل، نہ پستہ قد، نہایت خوبصورت معتدل بدن والے، آپ ﷺ کے بال نہ بالکل پیچیدہ تھے، نہ بالکل سیدھے (بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھونگریالہ پن تھا۔ نیز آپ ﷺ گندمی رنگ کے تھے، جب آپ ﷺ راستہ چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے چلتے۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

حدیث نمبر 2

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک مرد میانہ قد تھے (قدرے درازہ مائل)، آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے اوروں کے زیادہ فاصلہ تھا (جس سے سینہ مبارک کا چوڑا ہونا بھی معلوم ہوگیا)، گنجان بالوں والے تھے، جو کان کی لو تک آتے تھے، آپ ﷺ پر ایک سرخ دھاری کو جوڑا یعنی لنگی اور چادر تھی۔ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 3

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں حضور اقدس ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال، مونڈھوں تک آرہے ہیں، آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پست قد۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 4

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پست قد،، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے (یہ صفات مردوں کے لئے محمود ہیں اس لئے کہ قوت اور شجاعت کی علامت ہیں)، آپ ﷺ کا سر مبارک بھی بڑا تھا اور اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں، سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی، جب آپ ﷺ چلتے تھے گویا کہ کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 5

ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں (یعنی پوتے ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضور اقدس ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان فرماتے تو کہا کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ زیادہ پست قد، بلکہ میانہ قد لوگوں میں تھے۔ حضور ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچدار تھے، نہ بالکل سیدھے، بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نہ موٹے بدن کے تھے، نہ گول چہرہ کے۔ البتہ تھوڑی سی گولائی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) حضور ﷺ کا رنگ سرخی مائل تھا۔ حضور ﷺ کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کے ملنے والی ہڈیاں موٹی تھیں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) اور ایسے ہی دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی، آپ ﷺ کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے (یعنی بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن پر بال زیادہ ہوجاتے ہیں، حضور ﷺ کے بدن مبارک پر خاص خاص حصوں کے علاوہ جیسے بازو، پنڈلیاں وغیرہ، ان کے علاوہ اور کہیں بال نہ تھے)۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی، آپ ﷺ کے ہاتھ اور قدم مبارک پر گوشت تھے، جب آپ ﷺ تشریف لے چلتے تو قدموں کو قوت سے اُٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ ﷺ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے (یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ اس طرح دوسرے کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات متکبرانہ حالت

ہو جاتی ہے، بلکہ سینہ مبارک سمیت اس طرف توجہ فرماتے۔بعض علماء نے اس کا مطلب یہ بھی فرمایا ہے کہ جب آپ ﷺ توجہ فرماتے تو تمام چہرہ مبارک سے فرماتے، آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں میں مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ ختم کرنے والے تھے نبیوں کے، آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی دل تھے اور سب سے زیادہ سچی زبان والے، سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے (غرض آپ ﷺ دل و زبان، طبیعت، خاندان، اوصاف ذاتی اور نسبتی ہر چیز میں سب سے زیادہ افضل تھے) آپ ﷺ کو جو شخص یکا یک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا (یعنی آپ ﷺ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا) اول تو جمال وخوبصورتی کے لئے بھی رعب ہوتا ہے، اس کے ساتھ جب کمالات کا اضافہ ہو تو پھر رعب کا کیا پوچھنا۔ اس کے علاوہ حضور اقدس ﷺ کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں، اُن میں رعب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ (آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ اور اوصافِ جمیلہ کا گھائل ہو کر) آپ ﷺ کو محبوب بنالیتا تھا۔ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ نے حضور اکرم ﷺ جیسا با جمال و باکمال نہ حضور ﷺ سے پہلے دیکھا، نہ بعد میں دیکھا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 6

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بہت ہی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے، میرا دل چاہتا تھا کہ وہ اُن اوصافِ جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تا کہ میں اُن اوصافِ جمیلہ کو ذہن نشین

کر کے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں۔انہوں نے فرمایا:

حضور اقدس ﷺ (اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے بھی) عظیم تھے (اور دوسروں کی نظروں میں بھی) معظم (بڑے رُتبے والے) تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانے قد والے سے لمبا تھا لیکن زیادہ لمبے قد والے سے کم تھا۔ سر مبارک (اعتدال کے ساتھ) بڑا تھا۔ سر کے بال مبارک سیدھے اور کچھ بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے ورنہ آپ ﷺ خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے تھے (یعنی اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے تھے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی اور کنگھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اس وقت نہ نکالتے، کسی دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی تو نکال لیتے)۔ جس زمانے میں آپ ﷺ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تھے تو کان کی لو سے بڑھ جاتے تھے۔ آپ ﷺ کا رنگ مبارک نہایت چمکدار تھا۔ پیشانی کشادہ تھی۔ آپ ﷺ کے اَبرو مبارک خم دار باریک اور گنجان تھے۔ دونوں اَبرو جدا جدا تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان دونوں (اَبرو) کے درمیان ایک رَگ جو غصہ کے وقت اُبھر جاتی تھی۔ آپ ﷺ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا، دیکھنے والا آپ ﷺ کو بڑی ناک والا سمجھتا (لیکن غور سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے، ورنہ فی نفسہٖ زیادہ بلند نہیں تھی)۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان تھی۔ آنکھ مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی۔ رخسار مبارک ہموار، ہلکے تھے، گوشت لٹکے ہوئے۔ آپ ﷺ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا (یعنی تنگ منہ نہ تھا)۔ آپ ﷺ کے دانت مبارک باریک اور آبدار تھے اور ان میں سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی، آپ ﷺ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا کہ مورتی کی گردن

صاف تراشی ہوئی ہوتی ہے اور رنگ میں چاندی جیسی صاف اور خوبصورت تھی۔ آپ ﷺ کے سب اعضاء مبارکہ نہایت معتدل اور پُر گوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا۔ پیٹ مبارک اور سینہ مبارک ہموار تھا، لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا۔ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فاصلہ تھا۔ پاکیزہ جوڑوں کی ہڈیاں مبارکہ قوی اور بڑی تھیں۔ کپڑا اُتارنے کی حالت میں آپ ﷺ کا بدن مبارک روشن اور چمکدار نظر آتا تھا، چہ جائیکہ وہ حصہ جو کپڑوں میں محفوظ ہو۔ سینہ مبارک اور ناف مبارک کے درمیان ایک لکیر کی طرح سے بالوں کی ایک باریک دھاری تھی، اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں مبارکہ اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا۔ دونوں بازوؤں مبارکہ اور کندھے مبارکہ اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے۔ آپ ﷺ کی کلائیاں مبارکہ لمبی تھیں اور ہتھیلیاں مبارکہ فراخ۔ ہتھیلیاں مبارکہ اور قدمین مبارکہ گداز اور پُر گوشت تھے۔ پاکیزہ ہاتھوں اور پاؤں مبارکہ کی پاکیزہ اُنگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ آپ ﷺ کے پاکیزہ تلوے قدرے گہرے تھے اور قدم مبارک ہموار تھے کہ پانی ان کے صاف ستھرے اور چکنے ہونے کی وجہ سے ان پر ٹھہرتا نہیں تھا، فوراً ڈھل جاتا تھا۔ آپ ﷺ جب چلتے تو قوت سے قدم اُٹھاتے اور آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے۔ قدم مبارک زمین پر آہستہ پڑتا، زور سے نہیں پڑتا تھا۔ آپ ﷺ تیز رفتار تھے اور ذرا کشادہ قدم رکھتے، چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا نیچان میں اُتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن سے پھر کر توجہ فرماتے۔ آپ ﷺ نگاہ نیچی رکھتے، آسمان کی طرف نگاہ کرنے کی نسبت زمین کی طرف نگاہ رہتی۔ آپ ﷺ کی عادت شریفہ عموماً گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی۔ زیادہ شرم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ چلنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اپنے آگے کر دیتے تھے

اور خود پیچھے رہ جاتے تھے۔ جس سے ملتے سلام کرنے میں خود پہل فرماتے۔

(بحوالہ: حیاۃ الصحابہؓ)

حدیث نمبر 7

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فراخ ذہن تھے، آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ دوڑے پڑے ہوئے تھے، ایڑی مبارک پر بہت کم گوشت تھا۔

فائدہ: اہل عرب مرد کیلئے فراخ ذہنی پسندیدہ سمجھتے تھے اور بعض لوگوں کے نزدیک اس جگہ فراخ ذہنی سے فصاحت مراد ہے۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 8

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس ﷺ اُس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرما تھے، میں نے کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ ﷺ کو، بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ چاند سے کہیں زیادہ جمیل وحسین اور منور ہیں۔ (بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 9

ابو اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح شفاف تھا، اُنہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ بدر (چودھویں رات کے چاند) کی طرح روشن گولائی لئے ہوئے تھے۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حدیث نمبر 10

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس قدر صاف شفاف حسین وخوبصورت تھے گویا کہ چاندی سے آپ ﷺ کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بال مبارک قدرے خمار گھونگریالے تھے۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں:

مکھ چن بدر شاشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیاں ہن مد بھریاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضور اقدس ﷺ کے حسن و جمال کا بیان

❁❁❁

❁چہرہ مبارک❁

سورج چہرہ انور پر ہو

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا، آپ ﷺ کا چہرہ تو ایسا روشن تھا، جیسے سورج چہرہ پر ہو۔

(ابن سعد، ص ۳۱۵)

سب سے زیادہ حسین و جمیل

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو نہایت حسین چہرہ والا دیکھا ہے، آپ ﷺ کے بعد تو کسی کو ایسا دیکھا ہی نہیں۔ (ابن سعد، ص ۴۱۴)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر خوبصورت چہرہ والا اور اچھی آواز والا۔ (ابن سعد، ص ۴۲۱)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور گولائی لئے ہوئے تھا۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس ﷺ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا ہوا تھا، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ ﷺ کو، بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ چاند سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہیں۔

(شمائل ترمذی)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ چہرے کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ حسن والے تھے۔ (ابن سعد،ص ۴۱۹)

چہرہ انور مثلِ ماہتاب

☆ حضرت ایوب بن خالد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں نے آپ ﷺ جیسا کسی کو نہیں پایا، ایسا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ (ابن سعد ۴۱۹)

☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کا چہرہ انور مثل تلوار کے تھا، انہوں نے جواب دیا! نہیں، بلکہ مثل ماہتاب تھا۔ (ابن سعد، جلد۱،ص ۴۱۴)

فائدہ: تلوار کے ساتھ مشابہت بتلانے میں زیادہ لمبا ہونے کا شبہ ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں، اس لئے حضرت براءؓ نے بدر (چودہویں کے چاند) سے تشبیہ دی کہ اس میں چمک، نورانیت اور گولائی سب موجود ہوتی ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں، ورنہ ایک چاند کیا، ہزاروں چاند میں بھی حضور اقدس ﷺ جیسا نور نہیں ہوسکتا۔ بقول شاعر:

چاند سے تشبیہ دینا ، یہ کیا انصاف ہے
چاند کے منہ پہ چھائیاں ، میرے مدنی ؐ کا چہرہ صاف ہے

چہرہ انور سے روشنی نکلتی تھی

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کپڑا سی رہی تھی کہ سوئی گر گئی، تلاش کیا تو نہیں ملی، اتنے میں حضور اقدس ﷺ باہر سے تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور سے روشنی نکل رہی تھی (اس روشنی میں) میں نے سوئی پالی۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص ۲۶)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور ایسا تھا گویا کہ

روشنی آپ ﷺ کے چہرہ سے نکل رہی ہو۔ (ابن جوزی، بیہقی ص ۴۰)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ دھوپ میں ہوتے تو دھوپ پر آپ ﷺ کے چہرہ انور کی روشنی غالب آجاتی، اگر آپ ﷺ چراغ کے پاس ہوتے تو چراغ کی روشنی پر آپ ﷺ کے چہرہ انور کی روشنی غالب آجاتی۔ (ابن جوزی، بیہقی ص ۴۰)

حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کی تعریف میں جناب قاری عبدالسلام مضطرؔ صاحب ''حلیہ نبی اکرم ﷺ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

وہ گول اور طول کو تھوڑا سا مائل چہرہ انور
مہ و خورشید جس کے سامنے شرمندہ و کمتر

وہ روئے پاک جیسے تیرتا ہوا آفتاب اس میں
جمال حق کا مظہر آئینہ ام الکتاب اس میں

درخشاں جس طرف سیم مصفیٰ کوئی پیکر
وہ اک نور مجسم بدر کامل سے بھی روشن تر

❁ پیشانی مبارک ❁

پیشانی مثل آفتاب

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک ایسی چمکدار تھی گویا سورج دوڑ رہا ہے۔ (ابن سعد ص ۴۱۵)

کشادہ پیشانی

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ ''واسع الجبین'' تھے، یعنی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کشادہ پیشانی والے تھے۔

(دلائل النبوۃ، ص ۲۱۴)

فائدہ: آپ ﷺ "واسع الجبین" وسیع اور کشادہ پیشانی والے تھے۔ کشادہ پیشانی سخاوت اور خوش خلقی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ پیشانی کی کشادگی سے چہرہ کا حسن کھلتا ہے اور آدمی وجیہ اور پروقار معلوم ہوتا ہے۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۲۷)

کشادہ اور نور حق سے نورانی تھی پیشانی
کہ جس سے عاریت شمس وقمر نے لی ہے تابانی

آنکھیں مبارک

آنکھیں کشادہ تھیں

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی آنکھیں مبارک کشادہ اور بڑی خوبصورت تھیں۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۲۹)

بڑی آنکھیں تھیں

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بڑی آنکھوں والے تھے۔

(مسلم شریف)

سرگیں آنکھیں تھیں

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ ﷺ کی زیارت کرتا تو دل میں یہ سوچتا کہ آپ ﷺ سرمہ لگائے ہوئے ہیں، حالانکہ اُس وقت سرمہ لگائے ہوئے نہیں ہوتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ ذرا سرگیں

تھیں (یعنی ایسا معلوم ہوتا کہ سرمہ لگایا ہوا ہے)۔ (شمائل کبریٰ جلد ۲،حصہ چہارم،ص ۲۹)

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

چمکدار اور سیہ پتلی بڑی آنکھیں حسین آنکھیں
کہ بے سرمہ بھی رہتی تھیں ہمیشہ سرگیں آنکھیں

آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں پیچھے کی جانب بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح آگے (سامنے) دیکھتا ہوں۔

(شمائل کبریٰ،جلد ۲،حصہ چہارم،ص ۲۹)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، میں تمہارا امام ہوں، رکوع اور سجدہ مجھ سے پہلے مت کرو، میں سامنے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسلم،جلد ا،ص ۱۸۰)

فائدہ: علماءِ اُمّت نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا پیچھے بھی دیکھ لینا، آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

وہ پیچھے بھی اپنے دیکھتے تھے جیسے آگے سے
اندھیرے میں بھی آتا تھا نظر مانندِ اُجالے کے
اُنہیں قدرت تھی یکساں قرب و دوری کے نظاروں کی
ثریا میں نظر آتی تھی چمک گیارہ ستاروں کی

آپ ﷺ رات میں بلا روشنی دیکھ لیتے

 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ رات کی تاریکی میں بھی

اسی طرح دیکھ لیتے تھے، جس طرح دن کے اُجالے اور روشنی میں دیکھ لیتے تھے۔

(شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۳۰)

❁ سر مبارک ❁

سر مبارک قدرے بڑا تھا

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بڑے سر والے تھے۔

(شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۳۱)

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ اور لوگوں کے مقابلے میں قدرے بڑا تھا۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: سر مبارک بہت زیادہ بڑا بھی نہ تھا، بلکہ اوروں سے بڑا تھا، جو دانائی کی علامت ہے۔

سرِ اقدس جو نورِ عقلِ کامل سے منور تھا
کلاں بالاعتدال آقائے عالی جاہ کا سر تھا

❁ دہن مبارک ❁

دہن مبارک کشادہ تھا

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ (ابن سعد، ص ۴۱۶)

دہن مبارک بڑا خوبصورت تھا

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ کا دہن مبارک (منہ مبارک) بڑا خوبصورت تھا۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۳۱)

❁ دندان مبارک ❁

نور جیسی چمک

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے کے پاکیزہ دانت الگ الگ تھے، یعنی ان میں ریخیں تھیں، گنجان نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نور جیسی چمک نکلتی محسوس ہوتی تھی۔ (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ: خصائل نبوی ﷺ میں علامہ مناویؒ کا قول نقل کیا ہے کہ کوئی حسی چیز تھی جو بطور معجزہ کے آپ ﷺ کے دندان مبارکہ کے درمیان سے ظاہر ہوتی ہے، الغرض آپ ﷺ کے حلیہ مبارک میں ہر چیز کمال حسن کو پہنچی ہوئی تھی۔

دندان مبارک موتیوں جیسے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے دانت مبارک بڑے خوبصورت (موتیوں جیسے) تھے۔ (بیہقی۔ سبل الہدیٰ ص ۳۰)

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے دندان مبارک باریک اور آبدار تھے اور ان میں سامنے کے دانتوں میں ذرا فصل بھی تھا۔ (شمائل ترمذی)

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

فراخی تھی دہن میں اور دندان کشادہ تھے
جلاء و حسن میں جو موتیوں سے بھی زیادہ تھے

وہ نوری کوئی سانچہ تھا کہ جس میں نور ڈھلتا تھا
بوقت گفتگو ریخوں سے چھن چھن کر نکلتا تھا

لعابِ دہن مبارک

مشک کی خوشبو

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام اقسام کے عطر کو سونگھا ہے، مگر حضور اقدس ﷺ کے منہ مبارک (لعابِ دہن) کی خوشبو سے زیادہ کسی کو خوشبودار نہیں پایا۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص۳۳)

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لے کر آیا، آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا، پھر جھوٹا پانی بالٹی میں ڈال دیا، یا بالٹی میں لعابِ دہن ڈالا تو اس سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، ص۳۳)

لعابِ دہن سے پانی شیریں ہوگیا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں ایک کنواں تھا، آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا، پورے مدینہ میں اس سے زیادہ شیریں کسی کنویں کا پانی نہیں تھا۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص۳۳)

لعابِ دہن میں شفا

☆ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ دُکھنے لگی، آپ ﷺ نے اُن کو بلوایا اور اُن کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا، چنانچہ آنکھ بالکل ٹھیک ہوگئی، گویا کہ کچھ بیماری تھی ہی نہیں۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کا لعابِ دہن مبارک بڑا ہی بابرکت تھا، مریض پر تھوک دیتے، شفا پاجاتا، خشک کنویں میں تھوک دیتے، پانی سے اُبل پڑتا۔

❁ لب مبارک ❁

تمام لوگوں سے زیادہ حسین

☆ حضور اقدس ﷺ کے لب مبارک تمام لوگوں سے زیادہ حسین ولطیف تھے۔
(شرح شمائل ترمذی، آداب النبی ﷺ، ص ۴۷)

ہونٹ مبارک باریک تھے

☆ علامہ نوویؒ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ اور ہونٹ مبارک باریک تھے۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص ۳۲)

❁ رُخسار مبارک ❁

سفید رُخسار مبارک

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ کے رخسار مبارک سفید تھے۔ (ابن عساکر)

نرم رُخسار مبارک

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے رُخسار مبارک نرم تھے۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص ۳۸)

حسین وجمیل رُخسار مبارک

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک نہ بہت زیادہ گوشت والے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کی ٹھوڑی چھوٹی تھی (بلکہ اعتدال کے ساتھ رخسار اور ٹھوڑی برابر تھی)۔ (بحوالہ: شمائل کبریٰ)

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

تھے رخسار مبارک آپ کے ہموار ہلکے
وہ گویا تھے کھلے اوراق قرآن مکمل کے

❁ قوت سماع مبارک ❁

سب سے زیادہ قوت سماع

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پوری قوت سماع رکھتے تھے۔ (ابن عساکر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے، ایک کو پیشاب سے بے احتیاطی کی وجہ سے اور دوسرے کو چغل خوری کی وجہ سے۔ (بخاری، جلد ا، ص ۳۵)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ ایسی چیزوں کو سن لیتے تھے، جس کو دوسرے نہیں سن سکتے تھے، یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔ آپ ﷺ ملائکہ کو دیکھ لیتے تھے اور حاضرین مجلس نہیں دیکھ پاتے تھے۔ آپ ﷺ جنت اور جہنم کو دیکھ لیتے اور حاضرین کو کچھ علم نہ ہوتا۔ اسی طرح آپ ﷺ وحی کی آواز جو گھنٹی کی گنگناہٹ کی طرح ہوتی، سن لیتے تھے اور آپ ﷺ کی پاکیزہ مجلس میں جو لوگ ہوتے، وہ نہیں سن پاتے تھے۔

❁ ناک مبارک ❁

ناک پر چمک اور نور

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ناک مبارک

بلندی مائل تھی اوراس پر ایک چمک اورنور تھا۔ دیکھنے والا آپ ﷺ کو بڑی ناک والا خیال کرتا تھا، مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ حسن وچمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے (ورنہ فی نفسہٖ زیادہ بلند نہ تھی)۔(شمائل ترمذی)

باریک ناک

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ناک باریک تھی۔(ابن عساکر)

کسی عاشق رسول ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے:

وہ بینی مبارک جس پہ نور اِک جگمگاتا تھا
کہ جو ظاہر میں بینی کی بلندی کو بڑھاتا تھا

❁ پلکیں مبارک ❁

پلکیں مبارک لمبی تھیں

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پلکیں مبارک لمبی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کے اوصاف مبارک کو بیان کرتے تو فرماتے کہ آپ ﷺ گھنی اور لمبی پلکوں والے تھے۔

(ابن سعد، جلد ۱، ص ۴۱۴)

سیاہ سرگیں پلکیں تھیں

☆ اُمّ معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی لمبی اور سیاہ سرگیں پلکیں تھیں۔(شمائل ترمذی)

عاشقِ رسول ﷺ حضرت سیّد نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے

جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں

تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

ابرو مبارک

ابرو مبارک باریک اور قوس نما

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے ابرو مبارک باریک اور قوس نما تھے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۲۱۴)

دونوں ابرو مبارک جدا جدا تھے

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی مبارک ابرو کا حال بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے اور دونوں ابرو مبارک جدا جدا تھے، درمیان میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے اور ان دونوں کے بیچ میں ایک رگ تھی، جو غصہ کے وقت اُبھر جاتی، یعنی موٹی ہو جاتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: ابرو کا خمدار اور باریک ہونا، حسن و جمال میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے، آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین و جمیل اور خوبصورت تھے۔

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

گھنے باریک اور خمدار تھے مثل کمال ابرو

ذرا کچھ فصل سے دونوں ہلال ضوفشاں ابرو

رگِ پاک ایک دونوں ابروں کے درمیان میں تھی
جو غصے میں ابھر آتی ہیں تیر اک دو کماں میں تھی

❁ داڑھی مبارک ❁

داڑھی مبارک گھنی تھی

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ (ابن سعد، ص ۴۳۰)

داڑھی مبارک بڑی تھی

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بڑی تھی۔ (سبل الہدیٰ، جلد ۲، ص ۳۴)

داڑھی مبارک کے بال سیاہ تھے

☆ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال بہت سیاہ تھے۔ (ابن عساکر)

داڑھی مبارک سینہ تک تھی

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی داڑھی کی وسعت کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا، یہاں تک یعنی سینہ مبارک تک پھیلی ہوئی تھی۔ (سبل الہدیٰ، جلد ۲، ص ۳۴)

داڑھی مبارک گنجان تھی

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی۔ (شمائل ترمذی)

داڑھی مبارک بہت خوبصورت تھی

☆ حضور اقدس ﷺ داڑھی مبارک کو بالکل نہیں کترواتے تھے، البتہ گاہ بگاہ جو بال زائد ہو جاتے تھے، ان کو کتر وادیتے تا کہ صورت بدنما معلوم نہ ہو۔ (سیرۃ المصطفیٰ ﷺ)

گھنی ریش مبارک تھی بھر دیتی تھی سینے کو
نظارے کو مسیح و خضر نے مانگا تھا جینے کو

❁ مونچھے مبارک ❁

داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔ (مسلم شریف)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ مونچھیں مبارک کترواتے تھے، آپ ﷺ کے زمانہ میں مجوس مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی کٹاتے تھے، حالانکہ یہ فعل خلافِ فطرت ہے، اس لئے آپ ﷺ نے ان کے خلاف کرنے کا حکم دیا۔

❁ گردن مبارک ❁

بہت زیادہ خوبصورت

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت تھی جیسا کہ مورتی کی گردن صاف تراشی ہوتی ہے۔ (شمائل ترمذی)

جیسے چاندی کا ڈھالا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب اپنی گردن مبارک سے

چادر ہٹاتے تو آپ ﷺ کی گردن ایسی معلوم ہوتی، جیسے چاندی کا ڈھالا ہو۔(بزار)

جیسے چاند کا ٹکڑا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک سے کپڑا ہٹ گیا اور گردن مبارک جو نظر آئی تو اس کا منظر میرے سامنے ہے کہ آپ ﷺ کا مونڈھا اور گردن ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔(سبل الہدیٰ، جلد۲،ص ۴۳)

فائدہ: مورتی کی گردن سے تشبیہ دینے میں نکتہ یہ ہے کہ مورتی بنانے والا اس کے تراشنے میں اپنی کاریگری کا ثبوت پیش کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا خالق ہر چیز پر قادر ہے، اُس وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنے لاڈلے حبیب، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ کے بنانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، یہ تشبیہات صرف سمجھانے کے لئے ہیں، ورنہ مورتی کا آپ ﷺ سے کیا مقابلہ۔

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

بلند و دلفریب و خوشنما تھی آپ کی گردن
بتِ سیمیں کی جیسے ہو تراشی یا ڈھلی گردن

❁ مونڈھا مبارک ❁

کندھوں کے درمیان زیادہ فصل تھا

☆ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان کچھ زیادہ فصل تھا۔(بخاری، جلد۱،ص ۵۰۲)

خوبصورت اور پرگوشت

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کی

جگہ موٹی اور پر گوشت تھی۔(شمائل ترمذی)

مضبوط مونڈھے

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دونوں مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں۔(زادالمعاد،جلد ۲،ص ۵۴)

مونڈھوں پر بال مبارک

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے اوپر بال بھی تھے۔(شمائل ترمذی)

قاری عبدالسلام مضطرؔ صاحب لکھتے ہیں:

تھے چوڑے دونوں شانے، فصل تھا کچھ ان میں زیادہ تھا
ذرا اُبھرا ہوا تھا سینہ پاک اور کشادہ تھا

ہڈیوں کے جوڑ مبارک

بلند اور مضبوط تھے

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہڈیوں کے سرے اور مونڈھے بلند و مضبوط تھے۔(شمائل ترمذی)

مضبوط اور پر گوشت

☆ حضرت جبیر بن مطعمؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی ہڈیوں کے سرے اور جوڑ مضبوط اور گوشت سے پُر تھے۔(بیہقی اور سبل الہدیٰ،جلد ۲،ص ۸۱)

قاری عبدالسلام مضطرؔ صاحب لکھتے ہیں:

کلاں تھیں ہڈیاں مربوط اور پر گوشت تھے اعضاء

تھے لمبے ہاتھ، لمبی انگلیاں متناسب وزیبا

بغل مبارک

بغل مبارک نہایت ہی سفید

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک نہایت ہی سفید تھی۔(ابن سعد، جلد ۱، ص ۴۱۴)

بغل کی سفیدی نظر آتی

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو میں نے دیکھا دُعا میں ہاتھ اس قدر اُٹھاتے تھے کہ بغل کی سفیدی نظر آجاتی۔ (بخاری)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو بغل کی سفیدی نظر آتی۔(مسند احمد)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کی بغل مبارک نہایت ہی صاف روشن اور چمکدار تھی، اس پر بال نہ تھے۔علامہ قرطبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کے بغل مبارک میں بال نہیں تھے۔

(بحوالہ: شمائل ترمذی مع اُردو شرح خصائل نبوی ﷺ)

بغل مبارک میں خوشبو

☆ قبیلہ بن حریش کے ایک شخص نے بیان کیا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے اپنے جسم اطہر سے ملایا، تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے پوچھا کہ بغل کے پسینہ کا کیا حال تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ خوشبو تھی، مشک جیسی۔(بزار)

فائدہ: بغل کے پسینہ میں یا پورے جسم اطہر کے پسینہ میں بو نہیں تھی، بلکہ مشک وعنبر کی خوشبو

آتی تھی۔شرح احیاء میں بھی ہے کہ آپ ﷺ کے بغل میں بونہیں تھی۔

(شمائل ترمذی)

بغل میں تھی سفیدی جسم اطہر کی طرح تاباں
بدن تھا مشک و عنبر سے بھی خوشبو دار بے پایاں

سینہ مبارک

خوبصورت سینہ مبارک

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا سینہ مبارک اور پیٹ مبارک دونوں یکساں تھے (یعنی سینہ کے مقابلے میں پیٹ نکلا ہوا، یا اُبھرا ہوا نہیں تھا)۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص ۳۸)

آپ ﷺ عریض الصدر تھے

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ عریض الصدر (یعنی چوڑے سینے والے) تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال بھی تھے، البتہ دونوں چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

بالوں کی ہلکی لکیر

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک اور ناف مبارک کے درمیان بالوں کی ہلکی لکیر تھی۔(شمائل ترمذی)

تھے کچھ بال اوپری حصہ میں بازو اور سینے کے
بقیہ کل بدن بے بال تھا مثل آ بگینہ کے

پیٹ مبارک

بطن مبارک ہموار تھا

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا بطن مبارک سینہ کے ہموار تھا۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا پیٹ مبارک سینہ کے برابر تھا (سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے، پیٹ نکلا ہوا نہیں تھا)۔ (بیہقی)

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

شکم اور سینہ ہموار اک نمائش تھی جمالوں کی
تھی سینہ سے لکیر اک ناف تک باریک بالوں کی
تھے کچھ بال اوپری حصہ میں بازو اور سینے کے
بقیہ کل بدن بے بال تھا مثل آ بگینہ کے

پیٹھ مبارک

بہت خوبصورت اور روشن

☆ حضرت محرش بن عبدالکعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مقام جعرانہ سے عمرہ کرنے رات میں چلے تھے، میں نے آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک کو دیکھا تو ایسی خوبصورت اور روشن تھی، گویا چاندی سے ڈھلی تھی۔ (مسند احمد)

فائدہ: چونکہ آپ ﷺ کا بدن مبارک نہایت ہی خوبصورت تھا، اور حسن و جمال کی وجہ سے ایسا خوشنما تھا کہ مثل چاندی کے ڈھلا ہوا تھا۔ (شمائل کبریٰ)

قاری عبدالسلام مضطر صاحب لکھتے ہیں:

وہ سانچے میں ڈھلی چاندی کی گویا پشت انور تھی
نہایت دیدہ و زیب اور خوبصورت تھی منور تھی

(حلیہ رسول اکرم ﷺ)

❁ موئے مبارک ❁

انتہائی خوبصورت بال

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بڑے خوبصورت بالوں والے تھے۔ (ابن عساکر)

سر کے بال بکثرت اور خوشنما

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر بال بکثرت اور خوشنما تھے۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۵۰)

بال گھنے تھے

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے اوصاف مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال گھنے تھے۔ (دلائل النبوۃ، جلد ۱، ص ۲۲۳)

بال مبارک سیاہ تھے

☆ حضرت سعد بن وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال بڑے سیاہ تھے۔ (ابن عساکر)

سر مبارک پر بالوں کی مقدار

☆ بخاری شریف میں حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لوتک آتے تھے۔ (بخاری، جلد۱، ص۵۰۲)

☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال مبارک کندھے تک تھے۔ (بخاری، مسلم، ابن سعد ص ۴۲۸)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال مبارک کان اور کندھے مبارک کے مابین تھے۔ (مسلم، ابن سعد ص ۴۲۸)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت براء بن عازبؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے بال مبارک مونڈھوں کو چھو رہے تھے (یعنی مونڈھوں تک آ رہے تھے)۔

(شمائل ترمذی)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کی عادتِ شریفہ بال رکھنے کی تھی، خصائل نبوی ﷺ میں ہے کہ آپ ﷺ کا سر منڈانا چند مرتبہ ثابت ہے، ورنہ اکثر بال رکھا کرتے تھے۔

درازی میں پہنچ جاتے تھے نیچے کان کی لو سے
درخشاں مانگ روشن کہکشاں ہے جس کے پرتو سے

بال مبارک گھنگریالے تھے

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا

کہ حضور اقدس ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ بالکل پیچدار، نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگریالہ پن لئے ہوئے تھے، جو کانوں کی لوتک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل پیچدار تھے۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت علی بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے بال مبارک نہ تو بالکل پیچیدار تھے اور نہ بالکل سیدھے، بلکہ کچھ گھنگریالے تھے۔ (بیہقی)

سیہ گنجان گیسو جس پہ صدقے ہوں دل و دیدہ
ذرا مائل بہ خم بالکل نہ سیدھے ہی نہ پیچیدہ

(حلیہ رسول اکرم ﷺ)

آپ ﷺ مانگ نکالا کرتے تھے

☆ حضور اقدس ﷺ مانگ نکالا کرتے تھے اور مانگ نکالنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(ابن سعد، ص ۴۳۰)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ نے چاہا آپ ﷺ مانگ نہیں نکالا کرتے تھے، پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے اور آپ ﷺ کا آخری عمل یہی رہا۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص ۵۲)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی مانگ نکالا کرتی تھی، بیچ تالو سے بال کے دو حصے کردیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کردیتی۔ (ابوداؤد)

موئے مبارک باعثِ شفا

☆ حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا کے پاس چاندی کی ایک موئی نلکی تھی، اس میں حضور اقدس ﷺ کے بال مبارک تھے، جس کسی کو بخار آ جاتا (اور بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ کسی کو نظر لگ جاتی) اُسے (پانی ڈال کر) ہلا دیا جاتا، پھر اس آدمی کے چہرے پر چھینٹا مارا جاتا (جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شفایاب ہو جاتا)۔

(دلائل النبوۃ، ص ۲۳۶)

❁ رنگ مبارک ❁

نہایت ہی خوبصورت مثل چاندی

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نہایت ہی خوبصورت سفید رنگ والے تھے، گویا کہ آپ ﷺ کو چاندی میں ڈھالا گیا تھا۔

(سبل الہدیٰ)

آپ ﷺ ازہر اللون تھے

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ''ازہر اللون'' تھے، یعنی سرخی مائل سفیدی (رنگ والے تھے)۔ (بخاری شریف)

☆ سعید جریریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور اقدس ﷺ کے دیکھنے والوں میں اب روئے زمین پر میرے سوا کوئی نہیں رہا، میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے حضور اقدس ﷺ کا کچھ حلیہ بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ سفید رنگ تھے، ملاحت کے ساتھ یعنی سرخی مائل اور معتدل جسم والے تھے۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سفید سرخی مائل تھے۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم، ص۵۴)

جیسے سورج چہرہ پر چلتا ہے

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا، ایسا جیسے سورج آپ ﷺ کے چہرے پر چلتا ہے۔

(شمائل ابن کثیر ص۲۳)

فائدہ: سورج کے چلنے سے مراد چمک ہے، رنگ مراد نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح سورج پر کسی کی نگاہ نہیں ٹکتی اسی طرح آپ ﷺ کے حسن و جمال اور انوارِ نبوت کی وجہ سے آپ ﷺ پر نظر نہیں ٹکتی تھی۔

آپ ﷺ کے جمال مبارک کا نقشہ ''حلیہ رسول اکرم ﷺ'' میں اس طرح کھینچا ہے:

وجاحت بھی فخامت بھی جمال دلبرانہ بھی
جلال حسن بھی اور عظمت پیغمبرانہ بھی

جمیل و دلکش ایسے دور سے چوں مہر تابندہ
جو ہوں نزدیک تو خوش منظر و شیریں و زیبندہ

نہ رنگت سانولی تھی اور نہ تھے اجلے بھبوکے سے
سفید اور سرخ گورے گندمی تھے اور چمکتے تھے

نمایاں حسن یوسف میں سفیدی تھی صباحت تھی
یہاں سرخی تھی گلگوں رنگ تھا جس میں ملاحت تھی

زنان مصر کی واں رہ گئی تھیں انگلیاں کٹ کر
یہاں قربان کر ڈالے ہیں مردانِ عرب نے سر

آواز مبارک

سب سے زیادہ شیریں آواز

☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زائد شیریں آواز کسی کو نہیں پایا۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۵۶)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو حسن وجہ، حسن حسب اور حسن صوت سے نوازا، تمہارے نبی ﷺ بھی خوشنما چہرے والے، بلند نسب والے اور شیریں آواز والے ہیں۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم، ص ۵۶)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے تمام نبیوں کو خوبصورت شکل، شیریں آواز والا بنایا ہے، ہمارے نبی ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حسن وجہ اور حسن آواز کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ (ابن سعد، ابن عساکر، سبل الہدیٰ، ص ۹۱)

بہت خوش آواز

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بہت خوش آواز، شیریں زبان تھے۔ (ابوالحسن۔ سبل الہدیٰ، ص ۹۱)

آواز بلند اور قوت والی تھی

☆ حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی آواز بلند اور قوت کے ساتھ تھی۔ (سبل الہدیٰ، جلد ۲)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ممبر پر (مسجد نبوی ﷺ میں) تشریف فرما تھے اور لوگوں سے کہا بیٹھ جاؤ، قبیلہ بنی غنم میں (جو بہت فاصلہ پر تھا) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سن لیا، تو وہ اسی جگہ بیٹھ گئے۔ (خصائص کبریٰ، جلد ۱، ص ۶۲)

فائدہ: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے کلام کے بیان میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ بلند آواز والے تھے۔ (اتحاف السادۃ، جلد ۷، ص ۱۱۳)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

نہ آواز آپ کی باریک ہی تھی اور نہ موٹی تھی
بڑی جیسے تھی بھاری پن تھا پر عظمت تھی دلکش تھی
طبیعت نرم جو سب کو موافق ہو بہ آسانی
وہ میٹھے اور پیارے بول پتھر جس سے ہو پانی

قلب مبارک

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے خصائص میں سے یہ ایک اہم اور ممتاز خصوصیت، جس سے آپ ﷺ کو نوازا گیا تھا، وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا گیا، قلب مبارک کو دھو کر اس میں نور حکمت داخل کیا گیا اور آپ ﷺ کے قلب مبارک کو وساوس اور دیگر تمام شیاطینی حملے اور نامناسب خیالات سے پاک اور محفوظ کر دیا گیا۔ احادیث وتفسیر میں اسے ''شق صدر'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ شق صدر کا واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا، ارباب حدیث واصحاب تحقیق کا اس میں اختلاف ہے، تاہم کچھ حضرات کی رائے ہے کہ شق صدر چار مرتبہ ہوا ہے۔

پہلا شق صدر

☆ پہلا شق صدر کا واقعہ اُس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ (اپنی رضاعی والدہ) کے پاس قبیلہ بنی سعد میں تھے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے،

آپ ﷺ کو انہوں نے پکڑا اور چت لٹا دیا اور قلب مبارک کو نکالا، پھر قلب مبارک کو چیرا، اس سے خون کا ایک پھٹکا نکالا اور فرمایا یہ شیطان کا حصہ تھا، پھر جس سونے کے طشت میں زمزم کا پانی لے کر آئے تھے، اس سے قلب مبارک کو دھویا، پھر قلب کو اپنی جگہ رکھ دیا اور سی دیا۔ (لڑکوں نے جب یہ دیکھا تو) ان کی رضاعی والدہ کے پاس دوڑے گئے اور بتایا کہ محمد (ﷺ) تو مار ڈالے گئے، وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ کو خوف زدہ پایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ٹانکے کا نشان آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر دیکھا۔ (شمائل کبریٰ، جلد۲، حصہ چہارم ص ۵۷)

☆ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں قبیلہ بنی سعد میں رضاعت کے زمانہ میں تھا، میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ میں تھا اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا، میں نے اپنے بھائی سے کہا! اے بھائی ماں کے پاس جاؤ، میرے کھانے کے لئے کچھ لاؤ، چنانچہ میرا بھائی گیا اور میں بکریوں کے پاس رہا، پس اتنے میں دو پرندے گدھ کی شکل کے میرے پاس اُترے، ایک نے دوسرے سے پوچھا یہی ہے وہ، دوسرے نے کہا ہاں۔ پس وہ دونوں بڑی تیزی سے میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پکڑا اور چت لٹا دیا، میرے پیٹ کو چاق کیا، میرے قلب کو نکالا، اسے چیرا اور اس سے دو کالے پھٹکے نکالے، پھر ایک نے دوسرے سے کہا، لاؤ ٹھنڈا پانی۔ پس اس سے میرے اندر کے حصہ کو دھویا، پھر کہا لاؤ ٹھنڈا پانی، پھر دونوں نے میرے قلب کو دھویا، پھر کہا لاؤ ''سکینہ'' پھر اسے میرے قلب پر چھڑک دیا، پھر ایک نے کہا، اسے سی دو، یعنی (مرہم پٹی اور ٹانکہ لگا دو) پس ایک نے سی دیا اور مہر نبوت لگا دی۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲، ص ۵۸)

دوسرا شق صدر

☆ عمر کے دسویں سال میں مکہ مکرمہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا، یا رسول اللہ! نبوت کے ابتدائی واقعات کیا ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں دس سال کا تھا، جنگل میں چل رہا تھا کہ اچانک دو آدمی میرے سر کے پاس آئے، ایک نے دوسرے سے کہا، کیا یہ وہی ہیں؟ دوسرے نے کہا، ہاں۔ وہ دونوں مجھے پکڑ کر لے گئے، میں نے اس جیسی مخلوق کبھی نہیں دیکھی تھی، نہ ایسی خوشبو کبھی دیکھی، نہ ایسے کپڑے جس میں وہ ملبوس تھے۔ پس وہ دونوں مجھے لے کر چلے، یہاں تک کہ ہر ایک نے میرے بازو کو پکڑ لیا اور ان کے چھونے کا مجھے احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ پس ایک نے دوسرے سے کہا، ان کو لٹا دو۔ پس انہوں نے مجھے لٹا دیا، پھر مجھے گدی کے بل کر دیا، پھر میرے پیٹ کو چیرا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک نے دوسرے سے کہا، ان کے سینے کو چاق کر دو، لہٰذا ان میں سے ایک میرے سینے کی جانب متوجہ ہوئے اور سینہ کو چاق کیا، نہ تو خون ہی نکلا اور نہ ہی کوئی تکلیف ہوئی۔ ایک نے سونے کے طشت میں پانی رکھا تھا، دوسرا میرے پیٹ کو دھونے لگا، پس میں نے اپنے سینہ کو پھٹا ہوا دیکھا اور مجھے کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔ پھر کہا ان کے دِل کو چیرو، چنانچہ میرے دل کو چیرا، پھر کہا کہ ان کے دل سے حسد اور کینہ کو نکالو، پس انہوں نے جمے ہوئے خون کی شکل میں کچھ نکالا اور پھینک دیا، پھر کہا ان کے دل میں شفقت اور رحمت داخل کرو تو چاندی کے مانند کوئی چیز داخل کی، پھر ایک باریک کوئی ہوئی چیز نکالی، اسے چھڑک دیا، پھر میرے انگوٹھے کو پکڑا اور کہا اُٹھو اور ٹھیک رہو۔ میں وہاں سے واپس آیا تو چھوٹوں اور بڑوں

پر شفقت اور مہربانی کرنے والا تھا۔ (شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم ص ۵۸)

تیسرا شق صدر

یہ شق صدر چالیس سال کی عمر کے قریب پیش آیا، جبکہ آپ ﷺ کو نبوت ملنے والی تھی۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مہینے کی نذر اعتکاف مان لیتے تھے، اسی درمیان ایک رات نکلے تو آپ ﷺ نے السلام علیک کی آواز سنی، آپ ﷺ نے سوچا شاید کوئی جن ہے، آپ ﷺ جلدی سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، انہوں نے پوچھا، کیا بات ہے؟ میں نے واقعہ بتایا، انہوں نے کہا، خوش رہیئے، سلام تو اچھا ہے، پھر میں دوسری مرتبہ باہر نکلا تو سورج پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا، جس کا ایک بازو مشرق کو، ایک بازو مغرب کو گھیرے ہوئے تھا، میں خوف زدہ ہو گیا، جلدی سے بھاگا، پس ان کو گھر کے دروازے پر پایا۔ انہوں نے مجھ سے گفتگو کی تو کچھ اُنس ہوا، پھر انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا (کسی مقام پر آنے کا) پس میں آیا لیکن ان کو آنے میں تاخیر ہوگئی۔ پس میں نے واپس آنا چاہا تو اچانک دیکھا کہ ان کے ساتھ حضرت میکائیل علیہ السلام بھی ہیں جنہوں نے پورے آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام تو نیچے اتر گئے اور حضرت میکائیل علیہ السلام آسمان و زمین کے درمیان معلق رہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پکڑا اور گدی کے بل لٹا دیا، پھر میرے دل کو چیرا اور اسے نکالا، پھر جو چاہا اس سے نکالا، پھر طشت میں زمزم کا پانی تھا، اس سے دھویا، پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور سی دیا، پھر مجھے اُلٹ دیا جیسے برتن اُلٹ دیا جاتا ہے، پھر میری پشت پر مہر لگا دی، یہاں تک کہ مہر لگانے کا احساس مجھے اپنے دل پر ہوا۔

(شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم ص ۵۷)

چوتھا شق صدر

یہ شق صدر شب معراج میں آسمان پر جانے سے قبل کیا گیا تھا اور یہ آخری مرتبہ تھا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال میں تھا کہ مجھے زمزم کے پاس لے جایا گیا اور میرے سینہ کوکھولا گیا، پھر حکمت وایمان سے بھرا سونے کا طشت لایا گیا اور میرے سینے میں ڈالا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا سینہ مبارک دکھایا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) پھر فرشتے مجھے آسمان کی طرف لے گئے۔

(بحوالہ: شمائل کبریٰ، جلد۲)

☆ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے شب معراج کا واقعہ سناتے ہوئے یہ بیان فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا، چنانچہ وہ آیا، اس نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چیرا، یعنی سینہ کے نیچے سے ناف تک اور میرے دل کو نکالا، ایمان وحکمت سے بھرا سونے کے طشت جسے لے کر آئے تھے، میرے دل کو دھویا، پھر اسی جگہ رکھ دیا، پھر ایک جانور لے آئے جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا (پھر آسمان پر لے چلے)۔

(بحوالہ: شمائل کبریٰ، جلد۲)

فائدہ: علامہ سیوطیؒ کا بیان ہے کہ شق صدر کا واقعہ صرف آپ ﷺ کے ساتھ ہوا ہے۔ علامہ قرطبیؒ اور دیگر علماءِ امّت نے لکھا ہے کہ شق صدر کے واقعات ظاہر کے خلاف ہیں، سینہ کا چاق کرنا، دل کا نکالنا، دھونا، پیٹ کا دھونا، پھر نہ خون کا نکلنا، نہ تکلیف کا ہونا وغیرہ۔ یہ اُمور مہلک ہیں لیکن پھر بھی ان کو بلا شک وشبہ کے تسلیم کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔

❁ دست مبارک ❁

نہایت خوشبو دار اور ٹھنڈا

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو نہایت خوشبو دار اور ٹھنڈا پایا، ایسا جیسا عطر فروش کے عطر دان سے ابھی نکلا ہو۔ (مسلم)

ہاتھ خوشبو سے تر رہتا

☆ ابن دحیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن مصافحہ کرنے والے کا ہاتھ (آپ ﷺ کی) خوشبو سے تر رہتا۔ (اتحاف ہجلد ۷، ص ۱۵۴)

ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا

☆ حضرت یزید بن اسود بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: ہتھیلی مبارک کا ٹھنڈا ہونا صحت اور قوت جگر و معدہ کی پہچان ہے۔

دستِ مبارک کی برکات

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں جو حدیث آپ ﷺ سے سنتا ہوں، اسے بھول جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا دو، میں نے چادر پھیلا دی، آپ ﷺ نے اس میں اپنا دستِ مبارک ڈالا، پھر فرمایا! اسے اپنے سینہ سے ملا لو، چنانچہ میں نے ملا لیا، اس کے بعد سے میں کبھی نہیں بھولا۔ (بخاری شریف)

☆ عمر بن ثعلبہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے ''سالہ'' (مقام) میں ملاقات کی، میں نے اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ نے میرے سر پر دستِ مبارک

رکھا، چنانچہ سو سال کی عمر ہوئی، جس مقام پر آپ ﷺ نے دستِ مبارک رکھا تھا، وہ حصہ سیاہ رہا (بڑھاپے کی وجہ سے بھی سفید نہ ہوا)۔ (بیہقی)

ہتھیلی مبارک

ریشم سے زیادہ نرم

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور اقدس ﷺ کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

(شمائل ترمذی)

مبارک ہتھیلیاں فراخ اور پرگوشت

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں فراخ تھیں، نیز ہتھیلیاں پرگوشت تھیں۔ (شمائل ترمذی)

ہاتھوں کی انگلیاں مبارک

لمبی انگلیاں

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیاں کچھ درازی پر تھیں۔ (شمائل ترمذی)

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

جیسے چاندی کی شاخیں اور چھڑیاں

☆ حافظ ابوبکر بن خثیمہ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیاں (خوبصورتی و

خوشنمائی میں) ایسی تھیں، جیسے چاندی کی شاخیں اور چھڑیاں۔

(سبل الہدیٰ جلد ۲ ص ۷۳)

کف دست اور پنجے پائے اطہر کے کشادہ تھے
گداز و نرم دیبا اور ریشم سے زیادہ تھے
کلاں تھیں ہڈیاں مربوط و پر گوشت تھے اعضاء
تھے لمبے ہاتھ لمبی انگلیاں متناسب و زیبا

(حلیہ رسول اکرم ﷺ)

گٹّے مبارک

مبارک گٹّے لمبے تھے

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گٹّے لمبے اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ (شمائل ترمذی)

کلائی مبارک

بازو مبارک وسیع اور پر گوشت

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بازو مبارک وسیع اور گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (سبل الہدیٰ جلد ۲ ص ۷۳)

کلائیاں لمبی اور مضبوط

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی مبارک کلائیاں لمبی اور مضبوط تھیں اور دونوں بازوؤں پر بال تھے۔ (شمائل ترمذی)

❁ پاؤں مبارک ❁

پاؤں مبارک پر گوشت

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک گوشت سے پر تھے۔ (شمائل کبریٰ جلد۲،حصہ چہارم،ص ۲۶)

بہت خوبصورت تھے

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ قدم کے اعتبار سے بڑے خوبصورت تھے۔(ابن عساکر،سبل الہدیٰ ص ۷۹)

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک (پر گوشت ہونے کے ساتھ ساتھ) ہموار اور صاف ستھرے (چکناہٹ لئے ہوئے) تھے،ان کے شفاف ہونے کی وجہ سے پانی ان پر فوراً ڈھل جاتا تھا،ٹھہرتا نہیں تھا۔جب آپ ﷺ چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور آگے جھک کر تشریف لے جاتے،قدم زمین پر آہستہ پڑتا،زور سے نہیں پڑتا تھا۔آپ ﷺ تیز رفتار تھے اور ذرا کشادہ قدم رکھتے،چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے،جب آپ ﷺ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا نیچان میں اُتر رہے ہیں۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: دونوں قدموں کا پر گوشت ہونا،یہ صفت مردوں میں ممدوح ہوتی ہے۔

❁ پاؤں کی انگلیاں مبارک ❁

مبارک انگلیاں لمبی تھیں

☆ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔(شمائل ترمذی)

☆ حضرت میمونہ بن کردم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کے بعد کی انگلی (سبابہ) کو دوسری انگلیوں کے مقابلہ میں بڑا دیکھا۔

(خصائص کبریٰ ،جلد ا،ص ۷۳)

چھوٹی انگلی ذرا اُبھری ہوئی تھی

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے دونوں پاؤں کی سب سے چھوٹی انگلی ذرا نمایاں ابھری ہوئی تھی۔

(شمائل کبریٰ ،جلد ۲،حصہ چہارم ،ص ۶۷)

❁ تلوے مبارک ❁

قدرے گہرے

☆ حضور اقدس ﷺ کے تلوے قدرے گہرے تھے۔(شمائل ترمذی)

فائدہ: تلوؤں کا گوشت سے خالی اور گہرا ہونا سخاوت کی علامت ہے۔

❁ ایڑی مبارک ❁

مبارک ایڑی بہت خوبصورت تھی

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ایڑی مبارک گوشت سے بھری ہوئی نہیں تھی (یعنی کم گوشت تھا)۔(ابن سعد ص ۴۱۶)

فائدہ: آپ ﷺ کی مبارک ایڑی اور تلوے مبارک کے درمیان اُٹھان تھا، جس کی وجہ سے پورا قدم زمین پر لگتا نہیں تھا، یہ خوبصورت پیروں کی عموماً ہیئت ہوتی ہے اور ایڑی پر گوشت کا کم ہونا، خوبصورتی اور خوشنمائی کی علامت ہوتی ہے۔

❁ پنڈلی مبارک ❁

پنڈلیاں قدرے باریک

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی پنڈلیاں کسی قدر باریک تھیں اور آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک پر بال تھے۔ (شمائل ترمذی)

سفید اور چمکدار پنڈلی

☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے قریب آیا، آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، میں نے آپ ﷺ کی پنڈلیوں کو جو دیکھا تو وہ ایسے تھیں جیسے درخت خرما کے گوند۔ (سبل الہدیٰ، جلد ا، ص ۷۸)

فائدہ: درخت خرما کا گوند صاف، سفید اور چمکدار ہوتا ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی پنڈلیاں سفید اور چمکدار تھیں۔

☆ حضرت عون بن ابی جحیفہؓ نے ایک قصہ بیان فرمایا، اس میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ خیمہ سے باہر تشریف لائے، آپ ﷺ کی پنڈلی چمک رہی تھی، گویا میں اب بھی اس پنڈلی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف، جلد ا، ص ۵۰۳)

جناب مضطر صاحب فرماتے ہیں:

تھیں یکی پنڈلیاں ہموار اور شفاف

لطافت کا وہ عالم شاخ طوبیٰ جس سے شرمندہ

(حلیہ رسول اکرم ﷺ)

❁ قد مبارک ❁

نہ بہت لمبے نہ پست

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے، نہ پستہ قد۔ (بحوالہ: شمائل ترمذی)

فائدہ: رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا، لیکن میانہ پن کے ساتھ کسی قدر طول کی طرف کو مائل، آپ ﷺ جب کسی جماعت میں کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند نظر آتے، لیکن یہ درازیٔ قد کی وجہ سے نہ تھا، بلکہ معجزہ کے طور پر تھا تا کہ آپ ﷺ سے جیسا کمالاتِ معنویہ میں کوئی بلند مرتبہ نہیں، اسی طرح صورتِ ظاہری میں بھی کوئی بلند محسوس نہ ہو۔

❁ بدن مبارک ❁

بدن مبارک مثل چاندی

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اس قدر حسین وخوبصورت تھے، گویا کہ چاندی سے آپ ﷺ کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہو۔

(شمائل ترمذی)

آپ ﷺ موٹے بدن والے نہ تھے

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ موٹے بدن والے نہ تھے۔ (شمائل ترمذی)

درمیانے جسم والے

☆ حضرت ابو طفیل عامر بن واصلہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ درمیانہ جسم والے

تھے۔(شمائل ترمذی)

بدن مبارک گٹھا ہوا تھا

☆　حضرت ہند بن ابی ہالہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا بدن مبارک گٹھا ہوا تھا۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: رحمۃ للعالمین ﷺ کا بدم مبارک گٹھا ہوا تھا، جو قوت و شجاعت کی دلیل ہے۔

سایہ مبارک

سایہ مبارک نہ تھا

☆　حضور اقدس ﷺ کا سایہ نہ سورج میں، نہ چاند میں دیکھا جاتا تھا (یعنی دھوپ اور چاندنی میں بھی آپ ﷺ کا سایہ مبارک نہ ہوتا تھا)۔(خصائص کبریٰ، جلد ا، ص ۶۸)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے حسن و جمال کی عکاسی کرتے ہوئے جناب قاری عبد السلام صاحب مضطر دامت برکاتہم نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں:

جمال حسن کی الفاظ میں تعبیر نا ممکن
مجسم نور کی کھینچے کوئی تصویر نا ممکن

درخشاں جس طرح سیم مصفیٰ کوئی پیکر
وہ اک نور مجسم بدر کامل سے بھی روشن تر

وجاہت بھی فخامت بھی جمال دلبرانہ بھی
جلال حسن بھی اور عظمت پیغمبرانہ بھی

جمیل دلکش ایسے دور سے چوں چہرہ تابندہ
جو ہوں نزدیک تو خوش منظر و شیریں و زیبندہ

❁ جسمانی قوت مبارک ❁

چالیس مردوں کی قوت

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چالیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔ (خصائص کبریٰ جلد ا ص ۷۰)

چار چیزوں سے نوازا گیا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چار چیزوں سے نوازا گیا، جس سے دوسرے نہیں نوازے گئے، ان میں سخاوت، شجاعت، قوتِ مردی اور طاقت ہیں۔ (خصائص کبریٰ، جلد ا، ص ۷۰)

❁ بدنِ اطہر پر بال مبارک ❁

بدن اطہر پر بال کم تھے

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے بدن اطہر پر معمولی طور سے زائد (غیر معمولی) بال نہیں تھے۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کے خاص خاص حصوں پر بال تھے، بقیہ جسم اطہر بالوں سے بالکل خالی اور صاف تھا۔ بدن اطہر کے وہ حصے جہاں بال مبارک تھے، دیگر روایات کی روشنی میں یہ ہیں:

(۱) دونوں بازوؤں پر (۲) دونوں پنڈلیوں پر

(۳) دونوں مونڈھوں پر (۴) سینہ کے بالائی حصہ پر

(۵) حلق سے لے کر ناف تک ایک باریک دھاری تھی، جیسے کوئی زم ٹہنی ہوتی ہے۔

سفید موئے مبارک

☆ چند ہی بال سفید تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے وصال تک آپ ﷺ کے بیس بال سفید نہیں ہوئے تھے، یعنی بیس سے کم ہی رہے۔(بخاری شریف)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے بالوں میں سفیدی زیادہ نہیں تھی، بلکہ چند ہی بال سفید تھے۔(مسلم شریف)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ حضور اقدس ﷺ کے بال سفید ہوئے تھے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ اتنے کم تھے کہ جب آپ ﷺ تیل کا استعمال فرماتے تو معلوم نہیں ہوتے اور اگر تیل لگائے ہوئے نہ ہوتے تو معلوم ہوتے تھے۔(مسلم شریف)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سفید بال بیس تھے (یہ سب سے زائد مقدار ہے)۔(شمائل ترمذی)

عقل مبارک

سب سے زیادہ عقل والے

حضور اقدس ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ افضل اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والے تھے۔ عقل کے 100 جز ہیں، اُس میں 99 جز حضور اقدس ﷺ کو دیئے گئے، باقی ایک جز تمام انسانوں کو دیا گیا۔ (سبل الہدیٰ)

پسینہ مبارک

پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوشبو دار

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک مشک کی طرح خوشبودار تھا، فدا ہوں ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر، نہ آپ ﷺ جیسا پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔(ابن عساکر۔سبل الھدیٰ ص ۵)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک تیز مشک سے بھی زیادہ مہکتا تھا۔(ابن سعد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور اقدس ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

(بخاری شریف)

پسینہ زیادہ آتا تھا

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا۔

(ابن سعد، ص ۴۱۴)

پسینہ پونچھ پونچھ کر رکھے صحابہؓ جسم اطہر کا
جو خوشبو میں گلاب و مشک و عنبر سے بھی بہتر تھا

سب سے زیادہ معطر

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہمارے گھر میں آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے جسد اطہر سے پسینہ نکل رہا تھا، میری والدہ نے اس کو ایک شیشی میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ حضور اقدس ﷺ کی آنکھ کھل گئی، آپ ﷺ نے پسینہ جمع کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو کہنے لگیں کہ اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے، یہ سب سے زیادہ معطر ہے۔

(مسلم شریف، جلد ۲، ص ۲۵۷)

مدینہ کی گلیوں میں خوشبو

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے کسی گلی سے گزرتے تو خوشبو سے پتہ چل جاتا کہ آپ ﷺ اس گلی سے گزرے ہیں۔

(شمائل کبریٰ، جلد۲)

کسی کوچے سے ہوتا جب گزر محبوب باری کا
تو چلتا کارواں اک نکہت باد باری کا

فضا ساری مہک جاتی تھی وہ جس راہ سے جاتے
نکلتے جستجو میں جو وہ خوشبو سے پتہ پاتے

نہ عطر عود و عنبر نے مہک مشک تتاری کی
وہ اک خوشبو ذاتی محبوب باری کی

مصافح کو ہونے کی سعادت ہاتھ آتی تھی
تو پورا دن گزر جاتا مگر خوشبو نہ جاتی تھی

❁ خون مبارک ❁

جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی

☆ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو جسم اطہر سے خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں، وہ گئے اور آ کر عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا، کہاں؟ عرض کیا، میں نے پی لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا، اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی، مگر تیرے لئے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے۔ (بحوالہ: حکایاتِ صحابہؓ)

☆ اُحد کی لڑائی میں جب حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور یا سر مبارک میں خود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آگے بڑھے اور دوسرے جانب سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ دوڑے اور آگے بڑھ کر خود کے حلقے دانت مبارک سے کھینچنے شروع کیے، ایک حلقہ نکلا، جس سے ایک دانت حضرت ابوعبیدہؓ کا ٹوٹ گیا، انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی، دوسرا حلقہ کھینچا، جس سے دوسرا دانت بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضور اقدس ﷺ کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعید خدریؓ کے والد ماجد مالکؓ بن سنان نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ (حکایات صحابہؓ)

بول و براز مبارک

پاخانہ بھی خوشبو دار

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو کچھ نہ دیکھا جاتا، ہاں البتہ خوشبو کی مہک پاتی، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اجسام (پیغمبروں کے اجسام) اہل جنت کی روحوں سے پیدا کیے گئے ہیں، اس وجہ سے جو چیز نکلتی ہے، اُسے زمین نگل لیتی ہے۔

(شمائل کبریٰ، جلد ا، ص ۸۱)

اُمِّ ایمنؓ نے غلطی سے پیشاب پی لیا

☆ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ رات میں بیدار ہوئے، گھر کی جانب مٹی کا ایک گھڑا تھا، اس میں پیشاب کیا، میں رات میں اُٹھی، مجھے پیاس لگ رہی تھی، مجھے پتہ نہیں تھا (نہ مجھے احساس ہوا) میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ

نے مجھ سے فرمایا کہ اے اُمّ ایمن! کھڑی ہو، اس برتن میں پیشاب ہے، اسے باہر ڈال آؤ۔ میں نے کہا، خدا کی قسم! میں نے تو اسے پی لیا، آپ ﷺ اتنا مسکرائے کہ داندان مبارک ظاہر ہوگئے، پھر فرمایا! **جاؤ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا۔**

(شمائل کبریٰ، جلد ا، ص ۸۱)

فائدہ: آپ ﷺ کے جسم اطہر سے خارج ہونے والی چیزیں مثلاً خون، پیشاب اور پاخانہ بیشتر حضرات بلکہ جمہور علماء کرام نے پاک مانا ہے۔

(شمائل کبریٰ، جلد ا، ص ۸۲)

آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میرے ربّ کی نوازشوں میں سے یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا ہوں اور یہ کہ کسی نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔ (خصائص کبریٰ، جلد ا، ص ۵۳۔ مجمع ص ۲۲۴، طبرانی، ابونعیم ص ۱۱۷)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہنستے ہوئے ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (خصائص کبریٰ، جلد ا، ص ۵۳)

آپ ﷺ کی مہر نبوت

دونوں شانوں کے درمیان

☆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی پشت مبارک کی جانب گھوما تو میں نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان "مہر نبوت" دیکھی۔

(بخاری شریف، جلد ا، ص ۵۰۱)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضور اقدس ﷺ کے صفات بیان فرماتے تو یہ بھی بیان

فرماتے کہ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے مابین مہرِ نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے۔

(شمائل ترمذی)

☆ مہرِ نبوت، آپ ﷺ کی پشت مبارک پر دونوں شانوں یعنی کندھوں کے بیچ میں تھی، البتہ بائیں کندھے کی ہڈی سے زیادہ قریب تھی یعنی بائیں طرف قلب ہوتا ہے، پشت مبارک پر بالکل قلب کے مقابل تھی۔ عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کھانا بھی کھایا، آپ ﷺ کی زیارت بھی کی اور آپ ﷺ سے دُعا کی درخواست کی، پھر میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب گھوما تو میں نے "مہرِ نبوت" کو دیکھا، دونوں مونڈھوں کے درمیان میں بائیں مونڈھے کی نرم ہڈی سے قریب تھی۔ (مسلم شریف جلد ۲، ص ۲۶۰)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی مہرِ نبوت کو دو شانوں کے درمیان دیکھا تو رنگ میں سرخ رسولی جیسی تھی اور مقدار میں کبوتری کے انڈے جیسی تھی۔ (شمائل ترمذی، مسلم شریف)

مہرِ نبوت سے مشک کی خوشبو

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے پیچھے بٹھایا تو میں نے آپ ﷺ کی مہرِ نبوت کو بوسہ دیا تو اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔

(شمائل کبریٰ، جلد ۱، ص ۷۷)

مہرِ نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا

☆ مہرِ نبوت پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

مہرِ نبوت پیدائش ہی کے وقت سے تھی

☆ مہرِ نبوت حضور اقدس ﷺ کے بدن مبارک پر پیدائش ہی کے وقت سے ہی تھی، جیسا

کہ فتح الباری میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے اور وصال کے وقت تک مہرِ نبوت باقی رہی۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد باقی نہیں رہی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ کے وصال پر جب بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو تردد ہوا تو حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے حجرہ میں جا کر آپ ﷺ کی مہرِ نبوت کو دیکھا تو وہ غائب ہو چکی تھی، اس سے انہوں نے آپ ﷺ کے وصال پر اعتماد و استدلال کیا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

میان ہر دو شانہ پشت پر مہر نبوت تھی
کبوتر کے جو انڈے کی طرح تھی سرخ رنگت تھی

جمالِ مصطفٰے ﷺ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اولاد پر اور آپ ﷺ کے پاک صحابہؓ پر۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے حبیب، حضرت محمد ﷺ کو ایسا حسن و جمال عطا فرمایا کہ آپ ﷺ جیسا اولادِ آدمؑ میں پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی ایسے تخلیق فرمائی، جیسا اللہ ربّ العالمین نے آپ ﷺ کو چاہا، ایسا کسی ماں نے نہ جنا، نہ کوئی پیدا کر سکے گی، نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کوئی آنکھ دیکھ سکے گی۔

الحمدللہ! اللہ جل شانہٗ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مختلف صفات اور کمالات سے نوازا، جیسا کہ مشہور ہے:

❁ حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت ❁ حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت

- حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت
- حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت
- حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر
- حضرت ادریس علیہ السلام کی اخوت
- حضرت سلیمان علیہ السلام کی سطوت
- حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا
- حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا
- حضرت یعقوب علیہ السلام کی محبت
- حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فقر

سبحان اللہ! یہ ساری صفات اور کمالات خالق کائنات نے پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ بابرکات کو عطا فرمائیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضور اقدس ﷺ کا چہرہ انور، انوار تجلّی کا مظہر تھا۔ سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا، آپ ﷺ کا چہرہ تو ایسا روشن تھا، جیسے سورج چہرہ پر ہو..... فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو نہایت حسین چہرہ والا دیکھا ہے، آپ ﷺ کے بعد تو کسی کو ایسا دیکھا ہی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کے بارے میں فرمایا! میں نے جب حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو بغور دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، بہادر اور فیاض تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے اشرف تھے اور آپ ﷺ کے مزاج میں سب سے زیادہ اعتدال تھا اور جس میں یہ اوصاف ہوں تو اس کا فعل بہترین افعال کا نمونہ ہوگا، وہ تمام لوگوں میں حسین ترین صورت والا ہوگا اور اس کا خلق اعلیٰ ترین اخلاق کا نمونہ ہوگا۔ حضور اقدس ﷺ جملہ جسمانی اور روحانی

کمالات کے جامع اور خوبصورتی اور نیک سیرتی کے حامل تھے اور سب سے زیادہ کریم، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے بڑھ کر جود و سخا والے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں (اور یہ کوئی غرور کی بات نہیں) اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا جھنڈا قیامت کے دن اُٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولادِ آدمؑ ہوگی (اور یہ کوئی غرور کی بات نہیں) اور میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدمؑ کا سردار رہوں گا، میں ہی وہ ہوں جس کی قبر سب سے پہلے کھلے گی اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا، میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یا رسول اللہ! مجھے آپ ﷺ کے بارے میں بچپن میں ہی پتہ چل گیا تھا کہ آپ ﷺ بڑی شان والے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا! وہ کیسے؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا!

ایک دفعہ آپ ﷺ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، رات کا وقت تھا، چودھویں کا چاند روشن تھا، آپ ﷺ جب اپنا ہاتھ مبارک اوپر لے جاتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ کے اشارے سے چاند بھی حرکت کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! (سچ ہے) چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا۔

حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات (آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور میری روح فدا ہو) کی شان ہی نرالی ہے۔ ذرا غور فرمائیں! جس ذاتِ اقدس، سیّدالاولین والآخرین نبی ﷺ کو آسمان کا چاند اُس کے پنگھوڑے میں لوریاں دے، وہ اللہ پاک کا حبیب نبی ﷺ کتنی اونچی شان والا ہوگا؟..... کائنات کی ہر چیز نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی..... سورج نے اُلٹا پلٹ کر گواہی دی..... چاند نے دو ٹکڑے ہو کر گواہی دی..... پہاڑوں نے سرنگوں ہو کر گواہی دی..... درختوں نے چل کر گواہی دی..... فرشتوں نے دُرود و سلام پڑھ کر گواہی دی..... جنات نے مطیع ہو کر گواہی

دی..... چرند پرند نے فریادی بن کر گواہی دی..... ستون حنانہ نے رو کر گواہی دی..... حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یوم میثاق میں گواہی دی..... صدیقین نے مشق ستم بن کر گواہی دی..... شہداء نے شہید ناز بن کر گواہی دی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لاڈلے حبیب حضور اقدس ﷺ کو لامثال خوبصورت، حسین، جمیل، شکیل، پاک، معصوم، حیادار، غیور، شجاع، مجاہد، غازی، فاتح، سخی، فیاض، عابد، رحم دل، صابر، شاکر، قانع، موحد، متوکل، بردبار، حاکم، منصف، عادل، حق گو، نڈر، راست باز، نرم دل، متواضع، ملنسار، وفادار، معاف کرنے والے، خوش اخلاق اور بیشمار صفات، خوبیاں اور بھلائیاں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ کی شان میں، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُہٗ شَھِدَتْ

میری جان آپ ﷺ پر فدا ہو کہ جن کے اخلاق گواہ ہیں

بِاَنَّہٗ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ

آپ ﷺ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُہٗ کُلَّ الْعِبَادِ کَمَا

بلا امتیاز آپ ﷺ کے فضائل سب کے لئے عام ہیں

عَمَّ الْبَرِیَّۃَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

جیسے سورج چاند کی روشنی ساری مخلوق کے لئے عام ہیں

لَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اٰیَاتٌ مُّبَیِّنَۃٌ

اگر آپ ﷺ کی صداقت کو سچا ثابت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتی

كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تَكْفِيْ عَنِ الْخَبَرِ

تو خود آپ ﷺ کی نورانی شخصیت ہی آپ ﷺ کی صداقت کے لئے کافی تھی۔

بقول شاعر:

نازاں ہے جس پر حسن وہ حسنِ رسولؐ ہے

یہ کہکشاں تو آپؐ کے قدموں کی دُھول ہے

اے کاروانِ شوق یہاں سر کے بل چلو

طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے، جس طرح اپنے حبیب، حضور اقدس ﷺ کو تمام مخلوقات میں سے افضل ترین بنایا، اسی طرح آپ ﷺ کو جو کام "دعوت الی اللہ" والا عطا فرمایا، وہ کام سب کاموں سے افضل ترین ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس آخری نبی ہیں اور سارے عالم میں بسنے والے انسان، آپ ﷺ کے امتی ہیں۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل امت مسلمہ کو دین بھی ملا ہے اور دین کی محنت بھی ملی ہے۔ اب اِس محنت کو سیکھ کر کرنا ہر مسلمان کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ تاکہ سارے عالم میں دین زندہ ہو جائے اور ساری انسانیت جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ذات امت مسلمہ کو صحیح حسن بصیرت عطا فرمائے، اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور کامل اتباع نصیب فرمائے، دین عالی کی سربلندی کے لئے عافیت کے ساتھ قبول فرمائے، ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے، موت تک دین پر استقامت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین ..... بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

مآخذ

☆ قرآن مجید

☆ تفسیر معارف القرآن — مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیعؒ

☆ تفسیر ماجدی — مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

☆ خصائل نبوی ﷺ اُردو شرح شمائل ترمذی — شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ

☆ حیاۃ الصحابہؓ — حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

☆ ترجمان السنہ — مولانا سیّد بدر عالم مدنیؒ

☆ نشر الطیب — حکیم الامت مولانا سیّد محمد اشرف علی تھانویؒ

☆ اسوہ رسولِ اکرم ﷺ — ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

☆ شمائل کبریٰ — مولانا مفتی محمد ارشاد القاسمی دامت برکاتہم

☆ محبوب ﷺ کا حسن و جمال — مولانا مفتی محمد سلیمان قاسمی دامت برکاتہم

☆ شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات — مولانا ارسلان بن اختر میمن مدظلہ

☆ سیرت خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ — ڈاکٹر محمد اشرف بھٹی صاحب مدظلہ

☆ رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم — مؤلف

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

هدیہ نعت

اے عشق نبی میرے دِل میں بھی سما جانا
مجھ کو بھی محمد ﷺ کا دیوانہ بنا جانا

قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں
اُس چہرہ انور کا دیدار کرا جانا

دیدارِ محمد ﷺ کی حسرت تو رہے باقی
جز اس کے ہر اک حسرت اس دل سے مٹا جانا

جو رنگ کہ جامی پہ رومی پہ چڑھایا تھا
اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پر بھی چڑھا جانا

جس خواب میں ہو جائے دیدارِ نبیؐ حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سلا جانا

دُنیا سے ریاضؔ ہو جب عقبیٰ کی طرف جانا
داغِ غم احمد ﷺ سے سینے کو سجا جانا

التجاء

اے خاصہ خاصان رُسل وقت دُعا ہے
اُمت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
دولت ہے، نہ عزت، نہ فضیلت، نہ ہنر ہے
اِک دین ہے باقی سو وہ برگ و نوا ہے
عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزم عزا ہے
کھوج اس کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ حکم قضا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
کر حق سے دُعا اُمت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گرا ہے
تدبیر سنبھلے کی ہماری نہیں کوئی
ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے